رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD. No. L. 5254

اِنَّ الفضل بیدِ اللّٰہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور

یوم چہارشنبہ (بدھ)

۱۰ محرم الحرام ۱۳۶۹ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ”
سہ ماہی ۶ ”
ماہوار ۲½ ”
فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۳ | ۲ نبوت ۱۳۲۸ ہش | ۲ نومبر ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۵۱

اخبار احمدیہ

لاہور یکم ماہ نبوت - محترم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی طبیعت آج خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی رہی احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو پھوڑے کی وجہ سے ابھی بہت تکلیف ہے۔ بخار بھی بدستور ہے احباب دعائے صحت فرماتے رہیں

امریکی ماہرین فولاد اور کارخانہ داروں کا وفد کراچی میں

کراچی یکم نومبر - آج رات امریکی ماہرین فولاد کا ایک وفد بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچ رہا ہے۔ اس وفد میں ماہرین کے علاوہ امریکہ کے فولاد کے بعض مشہور کارخانہ دار بھی شامل ہیں۔ یہ وفد فولاد کے وسائل اور پاکستان کی ضروریات کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد پاکستانی حکام کے ساتھ متعلقہ مسائل پر گفت و شنید کرے گا۔ اور یہ امر خاص طور پر زیر بحث آئے گا کہ فولاد کی بہم رسانی کے متعلق پاکستان کی ضروریات کو کیونکر پورا کیا جا سکتا ہے۔

فرانسیسی ہند چینی کے کمیونسٹ چھاپہ ماروں نے جنوبی چین پر حملہ کر کے متعدد شہروں پر قبضہ کر لیا

ہانگ کانگ یکم نومبر - چین کی نیشنلسٹ خبر رساں ایجنسی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ فرانسیسی ہند چینی کے کمیونسٹ چھاپہ ماروں نے جنوبی چین کے علاقے کوآن ٹونگ وغیرہ پر عام حملہ کر کے کئی شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب وہ چینی کمیونسٹوں سے جو جنوبی چین کے کافی علاقے پر قابض ہو چکے ہیں ملنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ خبر رساں ایجنسی کا کہنا ہے کہ چین کی نیشنلسٹ حکومت فرانسیسی حکام سے اس بارے میں خط و کتابت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے تیار رہو (لیاقت)

کراچی یکم نومبر - وزیر اعظم مسٹر لیاقت علیخاں نے عاشورہ پر قوم کے نام ایک پیغام دیتے ہوئے عوام کو توجہ دلائی ہے کہ وہ حضرت امام حسین رضؓ کی شہادت سے سبق لیتے ہوئے پاکستان کے بقاء و استحکام کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ مستقبل ان ایمان والوں کے ہی ہاتھ میں ہے۔ جو حق و صداقت کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔

وزیر صنعت سرحد اور مغربی پنجاب کے دورے پر

کراچی یکم نومبر - پاکستان کے وزیر صنعت چوہدری نذیر احمد سرحدی صوبے اور مغربی پنجاب کے تین ہفتے کے دورے پر آج شام کراچی سے روانہ ہو گئے۔ آپ راستے میں لاہور اسٹیشن پر چند گھنٹے قیام کرنے کے بعد پشاور تشریف لے جائیں گے۔

ریلوے افسران کا پاکستانی وفد لندن پہنچ گیا

لندن یکم نومبر پاکستان کے ریلوے افسران کا جو وفد آج کل یورپ وغیرہ کا دورہ کر رہا ہے۔ متعدد یورپین ممالک کا دورہ کرنے کے بعد آج لندن پہنچ گیا۔ یہ وفد دو ممبران پر مشتمل ہے۔ جو انگلستان میں ریلوے کے ڈبے بنانے والے کارخانوں اور ورکشاپوں کا معائنہ کریں گے۔ وہ اٹلی فرانس اور بلجیم ہوتے ہوئے انگلستان پہنچے ہیں۔ یہاں وہ دو ہفتے تک ٹھہریں گے

ناقابل بیان مشکلات کا سامنا

نئی دہلی یکم نومبر - ہندوستان کے نائب وزیر اعظم سردار پٹیل نے کہا ہے کہ ہندوستانی روپے کی قیمت کم ہو جانے کی وجہ سے ہندوستان کے لئے ناقابل بیان مشکلات پیدا ہو گئی ہیں۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ کمر ہمت کس لیں اور مزید قربانیاں دینے کیلئے تیار رہیں

ایچ ایم ایس ”طارق“ ۲ نومبر کو پاکستانی بحری بیڑے میں شامل ہو جائیگا

لندن یکم نومبر - جبکہ یہاں پاکستانی افسر تباہ کن جہاز ایچ - ایم - ایس ادفا کے انتقال کی تقریب کے لئے تیاریاں کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ مصری حکومت بھی اپنے بیڑہ کے لئے ایک برطانوی جنگی جہاز حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس جہاز کا نام ایچ ایم ایس ہبو ہے ۱۹۴۱ء - ۴۲ کے دوران میں او قیانوس کی جنگوں میں اس نے نمایاں کام انجام دیئے بعد میں وہ یوگوسلاوی بیڑہ میں شامل کر دیا گیا تھا۔ واپسی کے بعد سے اب تک وہ محفوظ تھا۔ ادفا نامی جہاز کے منتقل کرنے کی رسم پلائی ماؤتھ کے کمانڈر انچیف اور پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر ابراہیم رحمت اللہ، ۲ نومبر کو سرانجام دیں گے۔ اور دفاعی سیکرٹری کرنل اسکندر مرزا کی بیگم جہاز کا نام ایچ - ایم - ایس طارق رکھیں گی۔ (اسٹار)

مارشل لاء اٹھا لینے کی درخواست

قاہرہ یکم نومبر - مصر کی کابینہ نے اصولی طور پر یہ بات منظور کر لی ہے کہ پارلیمنٹ سے مارشل لاء اٹھا لینے کی درخواست کی جائے۔ مصر میں مارشل لاء کا نفاذ فلسطین میں لڑائی شروع ہونے کے وقت عمل میں لایا گیا تھا۔

نیوگنی کے آئندہ درجہ کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا

ہیگ یکم نومبر - ولندیزی اور انڈونیشی نمائندوں کے درمیان جو گول میز کانفرنس ہو رہی ہے اسمیں نیوگنی کے آئندہ درجہ کے متعلق باہمی سمجھوتہ سے آخری فیصلہ ہو گیا ہے۔ دونوں وفدوں نے ثالثی کمیشن کی مصالحتی تجاویز کو ترمیم شدہ صورت میں منظور کر لیا ہے تجویز یہ ہے کہ نیوگنی پر ولندیزی اقتدار زیادہ سے زیادہ ایک سال تک قائم رہے گا۔ جس کے بعد انتقال اقتدار لازمی طور میں عمل میں آجائیگا۔

ہندوستان میں پٹرول کی قیمت میں اضافہ

نئی دہلی یکم نومبر - حکومت ہند نے پٹرول کی قیمت میں ساڑھے بارہ فی صدی اضافہ کا اعلان کیا ہے۔ البتہ حکومت نے نقصان اٹھا کر مٹی کے تیل کی موجودہ قیمت برقرار رکھی ہے۔

مختصر مگر اہم

کراچی یکم نومبر - سٹیٹ بنک آف پاکستان کے گورنر مسٹر زاہد حسین آج کراچی سے ڈھاکہ پہنچ گئے آپ وہاں پٹ سن کے بیوپاریوں وغیرہ کو قرضے دینے کے انتظامات مکمل کریں گے۔

کراچی یکم نومبر - مشرقی پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر نور الامین آج ڈھاکہ سے کراچی روانہ ہو گئے آپ یہاں اس کمیٹی کے اجلاس میں شرکت کریں گے۔ جو مجلس دستور ساز نے مرکز اور صوبائی حکومتوں کے اختیارات کی تقسیم کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے مقرر کی تھی

کراچی یکم نومبر - پاکستان مسلم لیگ کے جائینٹ سیکرٹری نبی بخش خاں نے اعلان کیا ہے کہ مسلم لیگ نیشنل گارڈز کو نئے سرے سے منظم کیا جائیگا

لندن یکم نومبر - عالمگیر بنک نے ۱۹۴۹ء کے مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں جو ۳۰ ستمبر کو ختم ہوئی تھی ۳۰ لاکھ ڈالر سے بھی زیادہ خالص منافع حاصل کیا ہے

لاہور یکم نومبر - معلوم ہوا ہے کہ مغربی پاکستان میں امداد باہمی کی صنعتی انجمنوں کو سرمایہ بہم پہنچانے کے لئے ایک مالی کارپوریشن کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ مشرقی پاکستان میں ایسی کارپوریشن پہلے ہی سے قائم ہے۔

بین الاقوامی نگرانی کی مخالفت

عمان یکم نومبر - شرق اردن کے شاہ عبداللہ نے مختلف حکومتوں کو تار ارسال کئے ہیں جن میں فلسطین کے متعلق اپنے نقطۂ نظر کی وضاحت کرتے ہوئے انہیں مطلع کیا ہے کہ اگر بیت المقدس کو بین الاقوامی نگرانی میں دینے کا فیصلہ کیا گیا تو تمام عرب حکومتیں اس کی مخالفت کریں گی۔ شرق اردن کے وزیر اعظم عبدالہادی پاشا نے ایک بیان میں کہا ہے کہ عرب فلسطین کے مسئلہ پر اسرائیل سے براہ راست گفت و شنید نہیں کریں گے اگر سلامتی کونسل کا مصالحتی کمیشن گفت و شنید کو مزید جاری نہیں رکھ سکتا تو پھر کونسل خود فیصلہ کرے کہ وہ آئندہ قدم کیا اٹھائے گی۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی - اے - ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر ۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

فالتو روپیہ کس طرح محفوظ کیا جائے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے ماتحت جو مختلف اوقات میں حضور کی طرف سے آتی رہی ہیں۔ صدر انجمن احمدیہ نے ذیل کے طریق پر احباب جماعت کے فالتو روپیہ کو محفوظ کرنے کے لئے ذرائع اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک ذریعہ ایسا بھی ہے۔ جس سے نہ صرف یہ کہ روپیہ محفوظ رہے۔ بلکہ ہر سال کچھ نہ کچھ نفع بھی ملتا رہے

(۱) ایک طریق یہ ہے کہ صدر انجمن نے دفتر محاسب میں خزانہ برانچ کے ساتھ "صیغہ امانت" قائم کیا ہوا ہے۔ اس صیغہ میں جب کوئی شخص چاہے اپنا روپیہ رکھوا سکتا ہے۔ اور جب چاہے برآمد کروا سکتا ہے

(۲) دوسرا طریق یہ ہے کہ صیغہ امانت دفتر محاسب میں ہر شخص اپنی رقم غیر تابع مرضی رکھوا سکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بطور امانت رکھوانے والا رقم رکھواتے وقت یہ تحریر لکھ کر دیتا ہے۔ کہ وہ یہ رقم کم از کم ایک ماہ کے نوٹس پر ہی برآمد کرائے گا۔ غیر تابع مرضی رقم جمع کروانے سے بڑا فائدہ یہ ہے۔ کہ بعض وقت انسان اپنے روپے کو جب چاہے اسی وقت لے سکے۔ تو اسے غیر ضروری امور پر بھی خرچ کر لیتا ہے۔ لیکن غیر تابع مرضی روپیہ رکھوانے سے چونکہ روپیہ حاصل کرنے کے لئے ایک ماہ کا نوٹس دیا جانا ہوتا ہے۔ اس عرصہ میں رقم برآمد کروانے والا سوچ سکتا ہے۔ کہ رقم کا مصرف ضروری ہے یا غیر ضروری۔ اگر غیر ضروری ہو تو وہ رقم برآمد نہیں کرواتا۔ نیز غیر تابع مرضی جمع کرائی ہوئی رقم پر زکوٰۃ بھی عائد نہیں ہوتی۔

(۳) تیسرا طریق یہ ہے کہ احباب جماعت سے روپیہ لے کر اس کے عوض مناسب جائداد رہن لی جاتی ہے۔ اور جو کرایہ اس جائداد مرہونہ کا آتا ہے وہ اس شخص کو دیا جاتا ہے جس کی رقم ہوتی ہے۔ اس طریق سے روپیہ بھی محفوظ رہتا ہے۔ اور اس پر سالانہ منافع بھی ملتا ہے۔ اس طریق پر روپیہ لینے کی شرائط یہ ہیں۔

(۱) رقم کم از کم ایک ہزار روپیہ ہو۔ جو سال کے اندر واپس نہیں کی جائے گی۔ اور اگر کسی اشد ضرورت کے ماتحت واپس کی جائے۔ تو جائداد مرہونہ کا کوئی کرایہ یا زر ٹھیکہ ادا نہیں کیا جائے گا۔ جب مقررہ میعاد کے اختتام پر رقم واپس لینی ہو۔ تو ایسی صورت میں اور ایسے وقت میں نوٹس بموجب شرط نمبر ۴ دیا جانا ضروری ہو گا۔ جو اصل میعاد کے ساتھ ختم ہو گا۔

(۲) رقم قرضہ کے عوض عموماً اس قدر جائداد غیر منقولہ رہن کی جائے گی۔ جس کی قیمت زر رہن سے دو چند ہو (یا سندھ کی اراضی کی صورت میں جس پر زر قرضہ سے دو چند روپیہ ادا کیا جا چکا ہو۔)

(۳) رہن شدہ جائداد کو اگر صدر انجمن کے قبضہ میں ہی رہنے دیا جائے۔ تو دو ہزار کی جائداد پر ۴۴

خدا کا سپاہی

وہ میداں میں نکلا خدا کا سپاہی	محبت کی منزل کا بے باک راہی
فقیری سے جسکی لرزتی ہے شاہی	شکست اسکی ہے فاتحوں کی تباہی

جسے موت آب بقا ہو گئی ہے
قضا خود شہید قضا ہو گئی ہے

بجھایا ہے آنکھوں کے تاروں کو جس نے	کٹایا ہے سب اپنے پیاروں کو جس نے
لٹایا ہے اٹھتی بہاروں کو جس نے	لہو کر دیا شیر خواروں کو جس نے

ہوا کربلا میں تڑپ کر جو ٹھنڈا
کہ لہرائے ہر دم صداقت کا جھنڈا

لجنہ اماء اللہ حلقہ اسلام آباد (کوئٹہ) کا تبلیغی جلسہ

ماہ اکتوبر میں لجنہ اماء اللہ کوئٹہ حلقہ اسلام آباد کے دو تبلیغی جلسے منعقد ہوئے۔ پہلا جلسہ ۱۶/ اکتوبر بروز اتوار بوقت ۲ بجے بمکان شیخ عبدالعزیز صاحب ملتانی زیر صدارت محترمہ اہلیہ صاحبہ مرزا اعظم بیگ صاحب منعقد ہو کر حسب ذیل کارروائی عمل میں لائی گئی۔

تلاوت قرآن کریم محترمہ اہلیہ صاحبہ بابو حمید اللہ صاحب نے باترجمہ نہایت خوش الحانی سے کی اور کچھ تفسیر بھی بتائی۔ نظم محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ نے "کلام محمود" میں سے شیریں آواز میں پڑھ کر سنائی۔ مضمون محترمہ ذکیہ بیگم اہلیہ مرزا محمد صادق صاحب بعنوان "تمام مذاہب کی طرف سے ایک موعود کے آنے کا وعدہ" مضمون محترمہ محمودہ صاحبہ بنت شیخ محمد لطیف صاحب بعنوان "وفات مسیح علیہ السلام اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام"، نظم محترمہ سلیمہ صغریٰ صاحبہ نے "درثمین" میں سے پڑھ کر سنائی۔ مضمون محترمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب نے پڑھ کر سنایا۔ مضمون محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ بنت اللہ دتا صاحب ڈار بعنوان صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھ کر سنایا۔ مضمون محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بعنوان "انسان کے پیدا ہونے کی غرض و غایت"، مضمون محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بعنوان "تبلیغ" پڑھا۔ نظم سکینہ بیگم صاحبہ نے "کلام محمود" میں سے پڑھ کر سنائی۔ مضمون محترمہ امۃ الحق صاحبہ بعنوان "انسانی زندگی کا اصل مقصد" نظم از "درثمین" ناصرات کی بچی سلیمہ بیگم نے پڑھ کر سنائی

بعد ازاں محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ حلقہ اسلام آباد نے پنجابی میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات و اشعار پنجابی میں سنائے

غیر احمدی مستورات شریک جلسہ تھیں جلسہ نہایت کامیاب رہا آنے والی مستورات اچھا اثر لے کر گئیں حلقہ مسجد۔ اسٹیشن اور چھاؤنی بھی شامل تھے۔ حاضری قریباً ۸۰ کے قریب تھی۔

اس جلسہ میں چونکہ غیر احمدی مستورات کم آئی تھیں اسلئے دوبارہ جلسہ ۱۹/ اکتوبر بروز بدھ بوقت ۴ بجے شام محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ محمد ابراہیم صاحب ڈار کے مکان پر منعقد ہو کر حسب ذیل کارروائی عمل میں لائی گئی۔

تلاوت قرآن کریم محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ نے کی۔ نظم محترمہ صفیہ۔ محمودہ اور ناصرہ نے ملکر "کلام محمود" میں سے پڑھی۔ مضمون محترمہ محمودہ صاحبہ بنت شیخ محمد لطیف صاحب نے بعنوان وفات مسیح علیہ السلام اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھا۔ بعد ازاں محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ حلقہ اسلام آباد نے پنجابی میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سنائے اور کافی دیر تک تبلیغ کی اور پنجابی شعر بھی جو تبلیغی رنگ رکھتے تھے سنائے۔

حاضرات کی تواضع چائے اور مٹھائی سے کی گئی۔ چائے کا انتظام محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ محمد ابراہیم صاحب کی طرف سے تھا۔ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ غیر احمدی مستورات اچھا اثر لے کر گئیں۔ حاضری قریباً ۷۰ کے قریب تھی۔ حلقہ مسجد۔ چھاؤنی اور اسٹیشن بھی شامل تھے۔

سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حلقہ اسلام آباد کوئٹہ

---

۴۴ پچاس روپے سالانہ کرایہ یا زر ٹھیکہ ادا ہو گا۔ اور ایسی جائداد کم از کم ایک ہزار روپیہ پر رہن رکھی جائے گی:

(۴) رقم کی واپسی کے لئے فریقین کا مندرجہ ذیل میعاد کا نوٹس دیا جانا ضروری ہے

(الف) ایک ہزار تک کی رقم کے لئے ایک ماہ کا نوٹس (ب) ایک ہزار سے زائد دو ہزار تک کے لئے دو ماہ کا نوٹس۔ (ج) دو ہزار سے زائد کے لئے تین ماہ کا نوٹس

(۵) زر ٹھیکہ اس تاریخ سے شمار ہو گا۔ جس تاریخ کو روپیہ نفع مند کام پر لگایا جائے گا:

(نظارت بیت المال)

اعلان تعطیل

محرم الحرام کی دسویں تاریخ بروز بدھ کو پریس میں تعطیل رہے گی۔ اس لئے مورخہ ۳ / نومبر ۱۹۴۹ء کا الفضل شائع نہیں ہو گا۔ احباب مطلع رہیں: (مینیجر)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے

روزنامہ الفضل لاہور
۲ نومبر ۱۹۴۹ء

احیائے اسلام

اسلامی معاشی نظام انہی لوگوں میں پوری پوری طرح قائم ہوسکتا ہے۔ جو اسلام کے بنیادی اصولوں پر عامل ہیں۔ ہم نے عرض کیا تھا۔ کہ خلافت راشدہ کے عہد میں اگر اسلامی معاشی نظام اپنی پوری شان وشوکت سے قائم ہوا تھا۔ تو اس کی وجہ یہی تھی۔ کہ اس عہد کے عوام وخواص اسلام پر عامل تھے۔ حکومت اور عوام اسلام کے قوانین کے نہ صرف محض قانون کے خیال سے پابند تھے۔ بلکہ وہ ان قوانین پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہونے پر کامل یقین رکھتے تھے یہی وجہ ہے کہ خلافت راشدہ کے اختتام کے بعد بھی اسلامی معاشی نظام بڑی حد تک قائم رہا۔ اور اگرچہ اسکو حکومت کی پشت پناہی حاصل نہ رہی۔ پھر بھی علمائے حق کی کوششوں سے عوام وخواص ان قوانین پر عمل کرتے رہے ہیں یہاں تک کہ ان میں سے بعض قوانین مسلمانوں کی فطرت ثانی بن گئے۔ اور اب تک ان کا اثر زائل نہیں ہوا۔ اور مسلمان اپنی ابتر حالت کے باوجود اب بھی بعض ایسے قوانین کے پابند چلے آتے ہیں۔

اس کی وجہ یہی ہے کہ اسلامی معاشی نظام محض موجودہ مغربی قسم کی عقلیت کے بناء پر قائم نہیں ہوا تھا۔ بلکہ اخلاقی بنیادوں پر قائم ہوا تھا۔ اس لئے وہ انکی فطرت میں زیادہ استحکام کے ساتھ جاگزین ہو گیا تھا۔ اگر وہ محض عقلیت پر قائم ہوتا۔ تو اس کے وہ اثرات جو آج بھی ہم مسلمانوں میں دیکھ رہے ہیں نظر نہ آتے۔ اسلام اس حد تک جہاں تک قدرت نے اس میں اس لحاظ سے تبدیل ہونے کی صلاحیت رکھی ہے۔ انسانی فطرت کی خامیوں کو دور کر کے ایک مستقل متوازن سوسائٹی کے قیام کی کوشش کرتا ہے۔ اور صحیح معنوں میں وہی حکومت اسکو رائج کر سکتی ہے۔ جو قدرتی طور پر مومن عوام میں نشوونما پاتی ہے۔ اگر رعایا اور حکومت صحیح معنوں میں اسلام کی پابند ہو۔ جیسا کہ خیر القرون میں واقعہ ہوا تھا۔ تو یقیناً اسلامی معاشی نظام کا حسن وجمال مشاہدہ میں آسکتا ہے۔

افسوس ہے کہ اس وقت نہ صرف پاکستان بلکہ تمام اسلامی ممالک میں اسلام کی پابندی کما حقہ نہیں ہو رہی۔ اور چونکہ مسلمان اب برائے نام مسلمان رہ گئے ہیں۔ اس لئے اس سے ان میں اسلامی معاشی نظام کو پوری پوری طرح قائم کرنا حکومتوں کے بس کی بات نہیں ہے۔ کیونکہ اسلام کے رو سے حکومتوں کو تقسیم دولت کے متعلق جو اختیارات ہیں۔ وہ اسلامی معاشی اصولوں کا صرف ایک حصہ ہیں۔ اگر حکومتیں اپنے پورے پورے اختیارات استعمال کریں۔ اور اس حد تک اسلامی معاشی اصولوں کے مطابق قوانین وضع کریں۔ تو گو اس سے کسی قدر فائدہ تو پہنچ سکتا ہے۔ لیکن پورا پورا فائدہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ عوام پکے مسلمان ہوں اور اس حصے کی تکمیل کے لئے رضامند ہوں جو طوعی ہے۔

اس تمام گفتگو کا مطلب یہ ہے کہ اسلامی معاشی اصولوں کے نفاذ کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ عوام کی ذہنیت میں انقلاب پیدا کیا جائے۔ اور ان کو اسلام کا پابند بنایا جائے۔

اس وقت پاکستان میں جو لوگ معاشی اصلاحات کے حامی ہیں۔ وہ اپنا تمام زور حکومت پر خرچ کر رہے ہیں۔ بے شک حکومت کو چاہیئے۔ کہ وہ اسلامی معاشی اصولوں کو جہاں تک ہوسکے دستور حکومت میں شامل کرے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ اندھا دھند اس حصہ میں بھی دخل اندازی کرے۔ جو اسلام میں اکراہی نہیں بلکہ طوعی ہے اور جو صرف اسلامی اخلاقی اصولوں کو اختیار کرنے ہی سے زیر عمل آسکتا ہے۔ اس لئے اگر ہم چاہتے ہیں۔ کہ پاکستان میں معاشی سوال اسلامی اصولوں کے مطابق حل کیا جائے۔ تو ہمیں اشتراکی پروپیگنڈا سے متاثر ہو کر بغیر سوچے سمجھے ہر ایک ایسی تحریک کی تائید نہیں کرنی چاہیئے۔ جو بظاہر اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے چلائی جائے۔

اس وقت واقعی عوام کی غربت کا سوال نہایت اہم ہے۔ اور ایک ملک جس میں معاشی توازن نہ ہو۔ زیادہ دیر تک امن کی فضا قائم نہیں رکھ سکتا۔ لیکن چونکہ ہمارا دعوےٰ ہے کہ ہم مسلمان ہیں۔ اور ہم اس مسئلہ کو اسلامی اصولوں کے مطابق حل کرنا چاہتے ہیں۔ تو اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ جہاں ہم ایک طرف حکومت پر زور ڈالیں۔ کہ وہ اسلامی معاشی اصولوں کو قانون کی صورت میں لے آئے۔ اور اس پر عمل کرائے۔ وہاں ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ ہم اس معاشی نظام کی بنیادوں کو بھی عوام کے دلوں میں محکم کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ وہ صحیح معاشی توازن قائم ہو۔ جو اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ آجکل دنیاوی طرز کی حکومتیں بھی اسی ملک میں استحکام پذیر ہوسکتی ہیں۔ جہاں حکومت کے پیچھے ایسی اکثریت کی طاقت ہو جو ان اصولوں پر ایمان رکھتی ہو۔ جن اصولوں پر حکومت کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ لیکن اسلامی حکومت اسکے بغیر ایک دن بھی قائم نہیں رہ سکتی۔ بلکہ انہی لوگوں میں قائم ہوسکتی ہے۔ جو صحیح معنوں میں اسلام کے پابند ہیں اور اسلامی معاشی نظام بھی صحیح معنوں میں اس وقت اپنا حسن نمایاں کرسکتا ہے۔ جب راعی اور رعایا دونوں اسلامی اصولوں کے پابند ہوں

چونکہ اسلامی معاشی اصولوں کا ایک حصہ طوعی ہے۔ اس لئے اس میں یہ خصوصیت ہے کہ وہ حکومت کی مدد کے بغیر بھی زیر عمل آسکتے ہیں۔ اگر عوام یا عوام کا کوئی گروہ بطور خود ان اصولوں پر عمل کرنا چاہیئے۔ اور حکومت اپنا فرض ادا نہ بھی کرے۔ تو پھر بھی ہم ان اصولوں پر عمل کرکے بڑی حد تک معاشی توازن قائم کرسکتے ہیں۔ حکومت ہمارے راستہ میں حائل نہیں ہوسکتی۔ اگر ہم سچے مسلمان بن جائیں۔ سچی بات تو یہ ہے۔ کہ ہمیں حکومت کا مونہہ تکنے کی ضرورت ہی نہ رہے۔ بلکہ ہمارے ساتھ خود حکومت بھی فوراً بدل جائے۔

واقعی اس وقت ہمارے معاشرہ میں ایک انقلاب کی ضرورت ہے۔ لیکن اگر ہم اسلام کے نام لیوا ہیں۔ اگر ہمارا ایمان اسلام کی حقانیت پر ہے۔ اور اگر ہم چاہتے ہیں۔ کہ ہمارا معاشی مسئلہ اسلام کے مطابق حل ہو۔ اور ہماری سوسائٹی معاشی لحاظ سے اسلامی اصولوں کے مطابق متوازن ہو جائے۔ تو ہمیں پہلے اپنے دلوں میں اسلام کو زندہ کرنا پڑے گا۔ حکومت ہمارا ساتھ دے یا نہ دے۔ اگر ہم چاہیں تو اسلام کے بنیادی اصولوں کو قائم کر کے معاشی نظام میں انقلاب برپا کرسکتے ہیں۔

یہی نہیں بلکہ اگر غور کیا جائے تو ہمیں معلوم ہوگا۔ کہ حکومت سے بھی زیادہ یہ عوام کا کام ہے۔ کہ وہ اسلامی معاشی نظام کو زندہ کریں۔ اسلام ایک الہامی دین ہے۔ اور اس کے اصول ابدی ہیں۔ جب جب بھی دینی تحریک زندہ ہوئی ہے۔ اسکو پہلے عوام ہی قبول کرتے رہے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ وہ حکومتوں پر چھا جاتی رہی ہے۔ اگر ہم اسلامی معاشی نظام کا احیاء چاہتے ہیں۔ تو پہلے ہمیں احیائے اسلام کی تحریک کو لبیک کہنا پڑے گا۔

سرگودھا میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تقریر

۱۱ نومبر ۱۹۴۹ء کے دن کو یاد رکھیئے

احباب کے لئے یہ خبر خوشی کا موجب ہوگی۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ۱۱ نومبر ۱۹۴۹ء کو بعد نماز جمعہ سرگودھا میں تقریر فرمائیں گے۔ اس علاقہ میں اس کی شدید ضرورت محسوس ہوتی پر جو اب ربوہ کے قرب کی وجہ سے اور بھی زیادہ ہو گئی ہے۔ جناب ملک صاحب خان صاحب نون ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر نے حضور کو سرگودھا تشریف لانے اور تقریر فرمانے کی دعوت دی۔ جو حضور نے ازراہ کرم منظور فرمائی۔ ۱۱ نومبر کو جمعہ ہے۔ حضور جمعہ بھی سرگودھا پڑھائیں گے۔ اور جمعہ کے کچھ دیر بعد حضور کی تقریر ہوگی۔

چونکہ اس علاقہ میں حضور کی یہ پہلی تقریر ہوگی۔ اس لئے ضلع سرگودھا کے علاوہ امید ہے کہ احباب جماعت ہائے اضلاع لائل پور۔ جھنگ۔ گجرات۔ جہلم۔ شیخوپورہ اور لاہور خاص طور پر اس میں شامل ہو کر جلسہ کی رونق بڑھانے کا موجب ہوں گے۔ اور اپنے ہمراہ غیر احمدی دوستوں کو بھی لانے کی کوشش کریں گے۔ احباب کے لئے دوپہر اور شام کے کھانے اور قیام کا انتظام ملک صاحب موصوف کی کوٹھی پر ہوگا۔ البتہ اپنی ضرورت کے مطابق دوست اپنے ہمراہ بستر ضرور لائیں۔ تا انہیں تکلیف نہ ہو۔ جماعت ہائے ضلع سرگودھا کے خدام کے لئے ۱۰ نومبر کی دوپہر تک سرگودھا پہنچ جانا ضروری ہوگا۔ تاکہ وہ جلسہ کے انتظام میں بروقت حصہ لے سکیں۔

حضور یہ تقریر کمپنی باغ میں فرمائیں گے۔ جمعہ بھی حضور کمپنی باغ میں پڑھائیں گے۔ تقریر ۲ بجے شروع ہوگی۔ لاہور سے تشریف لانے والے دوستوں کے لئے یونائیٹڈ بس سروس نے یہ سہولت بہم پہنچائی ہے۔ کہ اگر دوست دو دن پہلے اپنا نام بابل برادرز کے نوٹ کرادیں تو ۱۱ نومبر کو حسب ضرورت سپیشل بسیں رتن باغ سے بھی چلادی جائیں گی۔ تقریر کے معاً بعد جو دوست واپس جانا چاہیں گے۔ وہ اسی وقت روانہ ہوسکتے ہیں۔

خاکسار:۔ مرزا عبد الحق امیر جماعت احمدیہ سرگودھا

موجودہ زمانہ کے متعلق پیشگوئیاں

تفسیر کبیر کا ایک ورق

(مرسلہ محمد سعید صاحب از چونڈہ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-
میں نے بتایا تھا کہ گذشتہ کئی سورتوں میں اکٹھی پیشگوئیاں چل رہی ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت اولیٰ کے متعلق بھی اور آپ کی بعثت ثانیہ کے متعلق بھی سورۃ الفجر بھی اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے اور جس طرح سورہ غاشیہ اور بعض دوسری سورتوں میں اکٹھے حالات بیان کئے گئے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت اولیٰ کے بھی اور آپ کی بعثت ثانیہ کے بھی۔ اسی طرح اس سورۃ میں دونوں زمانوں کے حالات اکٹھے بیان کر دیے گئے ہیں۔ پس یہ پیشگوئی صرف ایک زمانہ کے متعلق نہیں بلکہ دو زمانوں کے متعلق ہے اور اس زمانہ کا پتہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے بھی ملتا ہے۔ اور قرآن کریم کی آیت الٓمّٓرٰ تلک آیات الکتاب والذی انزل الیک من ربک الحق ولکن اکثر الناس لا یؤمنون (رعد ع) میں بھی اس کے متعلق اشارہ پایا جاتا ہے۔

ابن اسحٰق نے اور بخاری نے اپنی تاریخ میں نیز ابن جریر نے ابن عباس سے اور انہوں نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات تلاوت کر رہے تھے کہ ایک یہودی ابو یاسر اپنے ساتھیوں سمیت آپ کے پاس سے گذرا اور اس نے سورہ بقرہ کی ان آیات کو سنا۔ وہ یہود کے علماء میں سے تھا۔ ان آیات کو سنتے ہی وہ سیدھا گھر کی طرف روانہ ہوا تاکہ وہ اپنے بھائی حیی بن اخطب کو یہ واقعہ بتائے۔ تب اس نے اپنے بھائی سے کہا کہ یہ آیتیں میں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں۔ اس نے کہا کہ کیا تم نے اپنے کانوں سے سُنی ہیں یا کسی اور شخص سے؟ وہ کہنے لگا میں نے اپنے کانوں سے یہ آیتیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے سُنا ہے۔ اس نے کہا اچھا تم ابھی میرے ساتھ چلو۔ چنانچہ جب وہ سب کے سب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں آئے۔ اور حیی نے عرض کیا کہ میرا بھائی کہتا ہے کہ یہ آیتیں آپ کو الہام ہوئی ہیں۔ میں یہ دریافت کرنے آیا ہوں کہ کیا یہ درست ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ آیات نازل کی ہیں؟ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں یہ آیتیں مجھ پر اللہ تعالیٰ نے ہی نازل کی ہیں۔ انہوں نے کہا اگر یہ بات ہے تو پھر معاملہ آسان ہو گیا۔ آپ کا الہام ہے الٓمّٓ سو ابجد کے لحاظ سے الف کا ایک۔ لام کے تیس۔ میم کے چالیس کل ۷۱ سال بنے۔ بالفرض اگر آپ کو غلبہ بھی ہوا تو صرف ۷۱ سال رہے گا۔ اس عرصہ میں اگر ہمیں آپ کی غلامی کرنی پڑی تو معمولی بات ہے۔ ۷۱ سال تک ہم تکلیفیں برداشت کر لیں گے۔ اس کے بعد آپ کا غلبہ نہیں رہ سکتا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے ایک اور الہام بھی ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کیا؟ آپ نے فرمایا الٓمّٓصٓ وہ کہنے لگے تو پھر بھی کیا ہوا۔ الف کا ایک۔ لام کے تیس۔ م کے چالیس۔ ص کے نوے۔ کل ۱۶۱ سال بنے۔ یہ بھی کوئی بڑی مدت نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے الٓرٰ بھی الہام ہوا ہے۔ یہ سن کر وہ پھر حساب لگانے لگے کہ الف کا ایک۔ لام کے تیس۔ را کے دو سو کل ۲۳۱ سال بنے۔ یہ بھی کوئی زیادہ میعاد نہیں ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے الٓمّٓرٰ بھی الہام ہوا ہے۔ یہ سن کر وہ اپنے ساتھیوں سے کہنے لگے کہ چلو یہاں سے یہ معاملہ تو کچھ مشتبہ ہو گیا ہے

(فتح البیان مصری ص ۲۴)

اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی تردید نہیں کی بلکہ ان کی باتوں کی تصدیق کرتے چلے گئے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حروف مقطعات میں علاوہ دوسری باتوں کے ایک یہ بھی بات پائی جاتی ہے کہ ان میں بعض ایسے واقعات کا بطور پیشگوئی ذکر ہے جو اسلام کو پیش آنے والے تھے خواہ وہ اچھے تھے یا بُرے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں سورہ رعد جو نہایت خطرناک خبروں پر مشتمل ہے اس کی ابتدا الٓمّٓرٰ سے کی گئی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی ترقی کا زمانہ ۲۷۱ سال تک جانے والا تھا اور ۲۷۱ھ سے اسلام میں کوئی خاص تنزل واقعہ ہونے والا تھا۔ کیونکہ الٓمّٓرٰ کے اعداد ابجد کے لحاظ سے ۲۷۱ ہیں۔ الف کا ایک لام کے تیس۔ م کے چالیس۔ را کے دو سو۔

چنانچہ میں نے جب اس حدیث کو دیکھا اور سورہ رعد پر بھی غور کیا تو میں نے یہ تحقیق شروع کی کہ آیا ۲۷۱ھ میں یا اس کے قریب قریب کوئی خاص اور اہم واقعہ جس کا تعلق اسلامی تنزل کے ساتھ ہو رونما ہوا ہے یا نہیں۔ کیونکہ بعض دفعہ کوئی واقعہ رونما تو کسی سال ہوتا ہے مگر اس کی بنیاد ایک ایک دو دو سال پہلے سے پڑنی شروع ہو جاتی ہے۔ اس لحاظ سے میں نے غور کیا کہ آیا ۲۷۰ھ سے ۲۸۰ھ تک کوئی واقعہ ایسا ہوا ہے یا نہیں جسے اسلامی تنزل کی بنیاد قرار دیا جا سکے۔ جب میں نے غور کیا اور اسلامی تاریخ کو دیکھا تو میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جب ۲۷۰ھ یا ۲۷۲ھ یا ۲۷۳ھ یا ۲۷۴ھ میں نہیں بلکہ عین ۲۷۱ھ میں سپین کے بادشاہ نے پوپ سے معاہدہ کیا کہ وہ بغدادی حکومت کو تباہ کرنے میں اس کا ساتھ دے گا۔ گویا ایک مسلمان بادشاہ نے ایک عیسائی بادشاہ سے معاہدہ کیا کہ وہ اس کے ساتھ مل کر اسلامی بادشاہ کا مقابلہ کرے گا اور اس کی حکومت کو تباہ کرے گا۔ اس کے بعد بغداد رہ گیا تھا۔ میں نے اس کی تاریخ کا مطالعہ کیا تو معلوم ہوا کہ ۲۷۲ھ یا ۲۷۳ھ میں بغداد کی حکومت نے قیصر روم سے معاہدہ کیا کہ وہ اس کے ساتھ مل کر سپین کی حکومت کو تباہ کرے گا۔

یہ دو واقعات ایسے خطرناک ہوئے جنہوں نے اسلام کی طاقت کو ہمیشہ کے لئے کمزور کر دیا۔ اور اسلامی ترقی کا دور اپنی شان اور عظمت کو کھو بیٹھا۔ اور اس سے پہلے مسلمانوں کے اتحاد کی یہ حالت تھی کہ قیصر روم نے جب حضرت علیؓ اور معاویہ کو آپس میں جنگ کرتے دیکھا تو اس نے ارادہ کیا کہ میں مسلمانوں پر حملہ کر دوں۔ چونکہ رستہ میں معاویہ کی حکومت تھی اور بعد میں حضرت علیؓ کی حکومت آتی تھی اس لئے جب حضرت معاویہ نے یہ بات سنی تو انہوں نے قیصر روم کو کہلا بھیجا کہ ہماری آپس کی لڑائی سے تمہیں کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے یاد رکھو کہ اگر تمہارا لشکر آیا تو سب سے پہلا جرنیل جو علیؓ کی طرف سے تمہارے مقابلے کے لئے نکلے گا وہ میں ہوں گا۔ یعنی صرف یہی نہیں کہ سب سے پہلے میں تمہارے ساتھ لڑوں گا بلکہ اسی وقت میں اپنے ہتھیار ڈال دوں گا اور علیؓ کے ماتحت ہو جاؤں گا۔ قیصر روم نے جب یہ بات سنی تو وہ ڈر گیا اور اس نے مسلمانوں پر حملے کا ارادہ ترک کر دیا۔ اب یا تو مسلمانوں کی یہ حالت تھی کہ وہ باوجود آپس میں برسرپیکار ہونے کے دشمن کے مقابلہ میں متحد ہو جاتے تھے اور یا یہ زمانہ آیا کہ ۲۷۱ھ میں ایک اسلامی حکومت پاپائے روم سے اور دوسری اسلامی حکومت قیصر قسطنطنیہ سے اس لئے معاہدہ کرتی ہے کہ دوسری اسلامی حکومت کو وہ عیسائیوں کے ساتھ مل کر مٹا دے اور اس کی طاقت کو کچل دے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون گویا انہدام کے تنزل کی بنیاد ۲۷۱ھ میں پڑی۔ تب میں نے سمجھا کہ وہ نظریہ جو یہود کا تھا اور جس کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تردید نہیں کی تھی وہ بھی اپنے اندر حقیقت رکھتا تھا۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ الف سنۃ مما تعدون (سجدہ ع ۱) جس طرح خدا تعالیٰ کی ہمیشہ سے یہ سنت چلی آئی ہے کہ وہ آسمان سے لوگوں کی ہدایت کا انتظام کر کے اسے دنیا میں بھیجتا اور اپنا ایک سلسلہ قائم فرماتا ہے۔ اسی طرح وہ اب بھی کرے گا اور اسلام کو دنیا میں قائم کر دے گا۔ مگر پھر وہ سلسلہ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ قائم ہوگا آسمان پر اٹھنا شروع ہوگا۔ ایک ایسے دن میں جو ہزار سال کے برابر ہوگا۔ اسی آیت میں تنزل اسلام کے ایک ہزار سالہ دور کی خبر دی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ اس دوران میں ایمان اور اسلام آسمان پر اٹھ جائے گا۔ اور لوگوں میں بے دینی پھیل جائے گی۔ پس ان پہلے معنوں کے رو سے لیل سے مراد ایک صدی ہے اور بتایا گیا ہے کہ اسلام پر دس تاریک راتیں آئیں گی جن میں سے ہر رات ایک ایک سو سال کی ہوگی اور یہ سلسلہ برابر دس راتوں یعنی ایک ہزار سال تک چلتا چلا جائے گا۔

دیکھو یہ کیسی لطیف مشابہت ہے کہ جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تین سال کے بعد ظلم و تعدی کا ایک دور آیا جو دس سال تک چلتا چلا گیا۔ اسی طرح یہاں تین صدیوں کے بعد ایک اسلامی تنزل کے دور کی خبر دی گئی اور بتایا گیا کہ وہ دور دس صدیوں یعنی ایک ہزار سال تک چلا جائے گا اور چونکہ دور ۲۷۱ھ سے شروع ہوا ہے۔ اس لئے ایک ہزار سال میں اگر ان ۲۷۱ سالوں کو ملایا جائے تو یہ ۱۲۷۱ سال بن جاتے ہیں یعنی قریباً تیرہ صدیاں پس تیرہ سو سال کے ایک زمانہ کا ذکر قرآن کریم سے ثابت ہو گیا۔ جن میں سے ۲۷۱ سال یا قریباً تین صدیاں اسلامی ترقی کی ہیں اور دس سو سال رات سے مشابہت رکھتے ہیں۔ پھر جس طرح وہاں دس راتوں کے بعد ایک فجر کے طلوع کی بشارت دی گئی تھی۔ اسی طرح قرآن کریم میں ان دس تاریک راتوں کے بعد جن میں سے ہر رات سو سو سال کی بتائی گئی ہے۔ ایک فجر کے ظاہر ہونے کی بھی خبر دی گئی ہے . . . . . .
. . . غرض تیرہ سو سال کے ایک زمانہ کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ جن میں سے دس سو سال کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ رات کے مشابہ ہوں گے۔ اور ہر رات ایک ایک سو سال کی ہوگی اور اس طرح دس راتیں یکے بعد دیگرے مسلمانوں پر آئیں گی

اسی طرح قرآن کریم میں آتا ہے فلا اقسم بالشفق والیل وما وسق۔ والقمر اذا اتسق لترکبن طبقا عن طبق (الانشقاق ع ۱) جس طرح تم کہتے ہو اس طرح نہیں بلکہ میں شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں شفق کو۔ پھر میں شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں رات کو اور اس کو جسے وہ اندر جمع کر لیتی ہے اور پھر میں شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں

چاند کو جب وہ تیرھویں رات کا ہو جاتا ہے۔ اتساق کے معنی ہوتے ہیں تیرھویں رات کا چاند۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فلا اقسم بالشفق۔ یہ بات نہیں جو تم کہتے ہو۔ میں شہادت کے طور پر شفق کو پیش کرتا ہوں۔ جب سورج ڈوب جاتا ہے۔ لیکن اسکی سرخی رہ جاتی ہے۔ اس میں کفار کو بتایا۔ کہ اس وقت اسلام کو مغلوب کرنے کی کوششیں بالکل عبث ہیں۔ اسلام غالب آئیگا۔ اور تم اس کے مقابلہ میں خواہ کتنی کوششیں کرو۔ کامیاب نہیں ہو سکو گے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اسلام ہمیشہ طاقتور رہے گا۔ جس طرح سورج ایک وقت مقررہ کے بعد ڈوب جاتا ہے۔ اسی طرح اسلام پر ایک ایسا زمانہ آئے گا۔ جب اس میں تنزّل کے آثار پیدا ہو جائینگے لیکن ابھی شفق کی سرخی اس میں باقی ہوگی۔ بے شک دن کی روشنی نہیں رہے گی۔ مگر رات کی تاریکی بھی اس وقت نہیں ہوگی۔ ایک ملی جلی کیفیت ہوگی۔ مسلمانوں کا غلبہ بھی ہوگا۔ اور ان میں ضعف اور اضمحلال بھی پیدا ہو چکا ہوگا۔ لیکن پھر اس کے بعد ہم رات کو شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اور ان سب چیزوں کو جنہیں رات اپنے اندر جمع کر لیتی ہے۔ یعنی جو جو مصائب اور مشکلات رات کے اندر پائی جاتی ہیں۔ وہ سب کی سب اس رات میں اکٹھی ہو جائیں گی۔ اور وہ تمام تاریکیوں کو جمع کر کے ایک بھیانک صورت اختیار کر لیگی۔

والقمر اذا اتسق۔ اس کے بعد ہم ایک چاند کو شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ جو تیرھویں رات کا ہوگا۔ یہ قرینہ صاف طور پر بتا رہا ہے۔ کہ یہاں رات سے حقیقی رات مراد نہیں۔ بلکہ استعارۃً رات کا ذکر کیا گیا ہے۔ کیونکہ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ تیرھویں یا چودھویں رات کے چاند انتہائی تاریک رات کے بعد نہیں نکلتے۔ بلکہ تاریک راتوں کے شروع ہونے سے پہلے یہ چاند نکلا کرتے ہیں۔ پس اگر لیل سے مراد یہاں اصلی رات ہوتی۔ تو واللیل وما وسق کے بعد قمر کا کوئی ذکر ہی نہ ہوتا۔ کیونکہ مادی دنیا میں اس قسم کی تاریک رات کے بعد کبھی تیرھویں یا چودھویں کا چاند نہیں نکلا کرتا۔ یہ قرینہ بتا رہا ہے۔ کہ اس جگہ ظاہری رات کا ذکر نہیں ہو رہا۔ بلکہ ایسی رات کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ جس کے انتہائی طور پر تاریک ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے قمر ظاہر ہوا کرتا ہے۔

اتساق کے معنے جیسا کہ اس سورۃ کی تفسیر میں بتایا جا چکا ہے۔ تیرھویں۔ چودھویں۔ پندرھویں اور سولھویں رات کے چاند کے ہوتے ہیں۔ پس اسی آیت میں یہ خبر دی گئی ہے۔ کہ جس طرح دن غائب ہوتا ہے۔ اسی طرح اسلام کا حال ہوگا۔ اس کا تنزل ایک دم نہ ہوگا۔ بلکہ آہستہ آہستہ وہ تنزل کی طرف جائے گا۔ یہاں تک کہ اسلام کا سورج لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو جائے گا۔ مگر اسکی شفق باقی رہ جائیگی۔ اس کے بعد شفق بھی جاتی رہے گی۔ اور کامل تاریکی مسلمانوں پر چھا جائے گی۔ اس کے بعد ایک چاند نکلے گا۔ جو تیرھویں رات میں ظاہر ہوگا۔ اور سولھویں رات تک جائے گا۔ اور وہ تیرھویں تاریخ کا چاند اسلام کے تمام مصائب کا خاتمہ کر دیگا۔ اور یہ ترقی کا سلسلہ سولھویں صدی تک چلتا چلا جائے گا۔ خدا تعالیٰ نے اس حقیقت کے اظہار کے لئے اتساق کا لفظ بھی عجیب رکھا ہے۔ لغت میں لکھا ہے۔ اس کے معنے اس چاند کے ہیں۔ جو تیرھویں۔ چودھویں۔ پندرھویں اور سولھویں تاریخ کا ہو۔ اگر تیرھویں اور چودھویں رات کو ابتدا سمجھا جائے۔ تو پندرھویں اور سولھویں رات اس چاند کے ظہور کی انتہائی راتیں سمجھی جائیں گی۔ بہرحال اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ گو اسلام پر تنزل کا زمانہ آئیگا۔ مگر تیرھویں صدی میں چاند کا ظہور ہو جائے گا۔ اور یہ تکلیف دہ زمانہ دور ہو جائے گا۔ چنانچہ آگے فرماتا ہے۔ لتركبن طبقًا عن طبق۔ تم طبق بہ طبق اور درجہ بدرجہ ان ساری حالتوں میں سے گذرو گے۔ تم پر تاریکی کے دور بھی آئیں گے۔ اور روشنی کے بھی غلبہ کے ایام بھی آئیں گے۔ اور تنزل کے بھی۔ ابتدا میں تمہاری حالت شفق کے مشابہ ہوگی۔ اس کے بعد رات اپنی تمام تاریکیوں کو جمع کر کے بھیانک صورت اختیار کرے گی۔ پھر اس کے بعد چاند نکلیگا جو تمام تاریکیوں کو پھاڑ دیگا۔ اور اسلام کی مشکلات کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ یہاں ظاہری راتیں مراد نہیں۔ بلکہ باطنی راتیں مراد ہیں۔ اور مسلمانوں کے تنزل اور پھر ان کی دوبارہ ترقی کا ان آیات میں نقشہ کھینچا گیا ہے۔

اسی طرح سورہ بروج میں فرماتا ہے۔ والسماء ذات البروج یعنی ہم آسمان کو شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ جو بروج والا ہے۔ والیوم الموعود اور ہم شہادت کے طور پر یوم موعود کو بھی پیش کرتے ہیں۔ علم ہیئت کے ماہرین بارہ ستاروں کے لئے بارہ برج قرار دیتے ہیں۔ اس لحاظ سے ذات البروج سے مراد وہ آسمان ہوگا۔ جو بارہ برجوں والا ہے۔ اس آیت کے یہ معنی ہوں گے۔ کہ ہم آسمان کو شہادت کے طور پر پیش کرتے ہیں جو بارہ برجوں والا ہے۔ اور پھر اس کے ساتھ ہی یوم موعود کو بھی پیش کرتے ہیں۔ یعنی تیرھویں صدی کے زمانہ کو۔ تیرھویں صدی میں اسلام کے احیاء کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مقدس انسان مبعوث ہونے والا ہے۔ جس کی تشریح اگلی آیت میں ہی ان الفاظ میں فرمائی۔ کہ شاھد و مشھود۔ وہ وجود گواہ بن کر آئے گا۔ ایک اور وجود سے جو مشہود ہوگا۔ اور جس کی صداقت کی گواہی دی جائیگی۔ یعنی مسیح موعود مبعوث ہوگا۔ تاکہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی صداقت اور قرآن مجید کی سچائی کا گواہ ہو۔ اور اسلام کا زوال ذو بہ ترقی ہو۔ اس آیت سے بھی تیرھویں صدی میں ایک شاہد کے ظہور کا ثبوت ملتا ہے۔ (باقی)

رات دن قربانیاں کرکے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں

(۱) "یاد رکھو! تحریک جدید خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس لئے اسے وہ ضرور ترقی دیگا۔ اور اس کی راہ میں جو روکیں ہونگی۔ ان کو بھی دُور کردیگا۔ اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے۔ تو آسمان سے خدا تعالیٰ اسے برکت دیگا۔"

(۲) "مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ادب اور احترام کے ساتھ اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہیگا اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت کا مقام پائیں گے۔"

(۳) "کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی۔ اور ان کی اولادوں کا اللہ تعالیٰ خود متکفل ہوگا۔ اور آسمانی نور ان کے سینوں سے ابل کر نکلتا رہے گا۔ اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔"

(۴) "یاد رکھو! جنہوں نے آج کوتاہی کی ہوگی۔ جنہوں نے آج اپنی قربانیوں میں کمزوری اور سستی دکھائی ہوگی۔ جنہوں نے آج اپنے وعدوں کے پورا کرنے میں بے توجہی اور لاپرواہی دکھائی ہوگی۔ ان کا کل انکو اس نیکی کے راستہ سے اور زیادہ دور لے جانیوالا ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ ہی ان پر رحم کرے تو کرے۔ ورنہ ظاہری حالات کے لحاظ سے ان کی ایمانی حالت خطرناک ہوگی۔"

(۵) "پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ گو سال کا زیادہ عرصہ گذر گیا ہے۔ مگر اب بھی ہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کا موقعہ ہے۔"

(۶) "اخلاص اور عدم اخلاص بہت موٹی چیزیں ہیں اور یہ فوراً نظر آجاتی ہیں جیسے اخلاص ہوتا ہے۔ اسے محبوب کی ہر چیز پیاری معلوم ہوتی ہے۔ مگر جس کے اندر محبت کا مادہ نہیں ہوتا۔ وہ محبت کا دعویٰ تو کرتا ہے۔ لیکن اس کے آثار اس کے اندر نہیں پائے جاتے۔"

(۷) "پس میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ تم اپنے اندر اخلاص اور محبت پیدا کرو۔ اور رات دن سلسلہ کے لئے قربانیاں کرکے اپنے آپ کو ان لوگوں میں شامل کرو۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی۔"

تحریک جدید کے سال رواں سے قریبًا ایک مہینہ رہ گیا ہے مجاہدین تحریک جدید آخری میعاد سے پہلے پہلے اپنے وعدے پورے کرکے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔ والسلام

(خاکسار برکت علی خاں وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

مرزا غلام رسول صاحب مرحوم کا ذکر خیر

(از جناب محمد نذیر صاحب فاروقی ریٹائرڈ ضلع دار نہر)

یہ ۱۹۲۱ء کے آواخر کا ذکر ہے یا ۱۹۲۲ء کے ابتدائی ایام کا۔ میں فوج سے فارغ ہو کر آئندہ تلاش معاش میں سرگرداں تھا۔ میں نے پشاور میں اپنے ایک ہم وطن دوست چوہدری عبد الرحمن صاحب کو خط لکھا۔ جواب خط بجائے اس کے کہ وہ چوہدری عبد الرحمن سے آتا۔ ایک تار موصول ہوا۔ "فوراً آجائیں انتظام ہو چکا ہے" تار بھیجنے والے کا نام تھا غلام رسول"

شام کا وقت تھا۔ اور احباب مسجد الفضل پشاور میں نماز کی تیاری کر رہے تھے۔ کہ میں بھی اپنا بوریا بستر صحن مسجد میں رکھ کر نماز میں شامل ہو گیا۔ چونکہ میں محترم قاضی محمد یوسف صاحب فاروقی کو پہلے سے جانتا تھا بعد از نماز ان سے باتوں میں مشغول ہو گیا۔ کہ ایک صاحب گورا رنگ۔ ہنس مکھ چہرہ۔ دبلا پتلا جسم۔ سر پر مٹیالے رنگ کی لنگی باندھے آگے بڑھے اور السلام علیکم کے بعد کہا۔ کہ کہئے خیریت سے سفر ختم ہوا۔ چوہدری عبد الرحمن صاحب نے کہا۔ کہ یہ ہیں آپ کو طلب کرنے والے "مولوی غلام رسول صاحب"

مصافحہ ہوا۔ اور رسمی طور پر گفتگو ہوتی رہی۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ مولوی صاحب کی شخصیت کا مجھ پر ایک غیر معمولی اثر ہوا۔ اور آج تک ہے۔

مولوی صاحب اس زمانہ میں سیشن جج پشاور کے ریڈر تھے۔ نیکوکار صالح۔ طبیعت میں دیانت اور انصاف کا مادہ بہت زیادہ تھا۔ دوست تو خیر دشمن بھی اس معاملہ میں مداح تھے۔ ایک مجسٹریٹ کا واقعہ بیان کرتے کہ وہ اپنی مجلس میں میرا ذکر آنے پر میرے اوصاف بیان کرنے میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتا۔ مگر آخر کو سر ہلا کر کہتا۔ کہ ہائے کمبخت ہے قادیانی۔

طبیعت نہایت سادہ تھی۔ اور گفتگو نہایت بردباری سے کرتے تھے۔ لیکن جب کہیں ڈٹ کر بولتے تو مخالف کے چھکے چھڑا دیتے۔

ملکانہ تحریک شروع ہوئی۔ تو خدمت کے لئے وہاں گئے۔ مخالفوں سے جھگڑا ہو گیا۔ معاملہ عدالت تک پہنچا۔ عدالت میں کھڑے تھے۔ مجسٹریٹ نے نہیں معلوم فریق مخالف کے کسی وکیل یا ریڈر سے کوئی بات انگریزی میں ان کے خلاف کہی۔ انہوں نے سنا اور کہا یہ عدل اور قانون کے خلاف ہے۔ مجسٹریٹ نے پوچھا۔ آپ انگریزی جانتے ہیں کہنے لگے۔ بلکہ قانون بھی جانتا ہوں۔ اپنی نسبت آگاہ کیا۔ مجسٹریٹ بار بار دیکھتا۔ مولوی صاحب کہتے تھے کہ وہ مجھے ایک مفلوک الحال ملا ہی خیال کرتا تھا۔

کچھ تو طبیعت میں سادگی ہی بدرجہ کمال تھی کچھ تنخواہ کا ایک بڑا حصہ مختلف چندوں میں کٹ جاتا۔ کچھ چھوٹے چھوٹے بچے اور ان کی پرورش و دیانت۔ شاید مرزا غلام حیدر صاحب جو ان دنوں لاء کالج میں پڑھا کرتے تھے۔ ان کے اخراجات کے کفیل تھے گذر اوقات ایسے ہی ہوا کرتی تھی۔ اور سادگی کے لئے مجبور بھی تھے۔

کہا کرتے تھے کہ کالج لائف میں ایک کوٹ سلوایا تھا۔ اس نے میرے ساتھ آج تک رفاقت کی ہے۔ اگرچہ وہ زبان حال سے اپنی خستہ حالی کا شاکی ہے۔ لیکن میرے اوقات ہنوز اجازت نہیں دیتے۔ لہذا مرمت کئے جا رہا ہوں۔

غالباً شہرہ میں کسی عدالت میں بطور انسپکٹر گئے۔ تاکہ سیشن جج صاحب کی جانب سے دفتری کاروبار کا جائزہ لیں۔ سب جج کا ریڈر آپ کو جانتا نہ تھا۔ اور صاحب بہادر ہنوز تشریف نہ لائے تھے۔ یہ پرانا کوٹ پہنے کمرہ عدالت میں چلے گئے۔ ریڈر صاحب کو سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب تو کیا دینا تھا۔ سائل سمجھ کر کہا۔ کہ باہر نکل جاؤ۔ آپ نے کہا کہ جج صاحب کب آئیں گے اس نے جھنجھلا کر کہا۔ کہ تمہیں جج صاحب سے کیا تم باہر نکل جاؤ۔ آپ نے کہا کہ میں باہر جانے کے لئے نہیں آیا تم اپنی امثلہ جوڈیشل میرے حوالہ کرو۔ تاکہ میں صاحب کے آنے تک ان کو دیکھ لوں۔ اور آپ کا وقت ضائع نہ ہو۔ وہ سن کر حیران ہوا۔ اسی اثناء میں ملحقہ کمرے سے کوئی کلرک یا محرر آ گیا۔ اس نے ریڈر کو بتلایا۔ ریڈر تڑپ کر اپنی نشست سے اٹھا۔ اور معذرت کی۔ مولوی صاحب نے کہا۔ کوٹ تو میں نے درزی کو نیا سینے کو دیا تھا۔ مگر افسوس کہ اس نے وعدہ کے مطابق آج نہیں دیا۔ ورنہ آپ کو یہ پریشانی نہ ہوتی۔

معلوم نہیں رہا۔ کہ کون سا سال تھا۔ مجلس مشاورت ہو رہی تھی۔ میں بہاول نگر جماعت کی طرف سے نمائندہ تھا۔ اور مولوی صاحب پشاور سے وزیٹر آئے ہوئے تھے۔ جب اجلاس کے بعد باہر نکلے۔ تو میں مولوی صاحب کے انتظار میں کھڑا تھا۔ اتنی دیر میں مولوی صاحب باہر آئے اور انہوں نے لپک کر ایک دیہاتی دوست کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہنے لگے کہ آپ اپنے لڑکے کو جماعت نہم میں داخل کرائیں میں انٹرنس تک اس کا خرچ دوں گا۔

وہ سن کر حیران تھا۔ مولوی صاحب نے کہا۔ آپ جو گفتگو ایک دوست سے کر رہے تھے۔ وہ میں نے سن لی ہے۔ یہ کہہ کر اسے اپنے مکان پر لے آئے۔ واقعہ یہ تھا۔ کہ وہ اپنی مالی کمزوریوں کا ذکر کسی دوسرے دوست سے کر رہا تھا کہ لڑکا مجبور کرتا ہے کہ مجھے اب جماعت نہم میں داخل کرا دو میں انٹرنس پاس کروں گا۔ لیکن میرے پاس کوئی اثاثہ نہیں کہ خرچ کروں۔ چنانچہ جب اس لڑکے نے انٹرنس پاس کیا۔ تو مولوی صاحب نے مجھے کہا۔ کہ اگر ہو سکے۔ تو اس کو محکمہ نہر میں ملازم کرا دیا جائے۔ لیکن افسوس کہ باوجود کوشش کے وہ ملازم نہ ہو سکا۔ پھر معلوم نہیں کہ وہ کہاں ملازم ہوا۔ یا کیونکر میں نے مولوی صاحب سے کبھی یہ دریافت نہیں کیا۔

اس قسم کے بہت سے واقعات ہیں۔ جو طول کلام کی وجہ سے چھوڑتا ہوں۔ اور کچھ اس لحاظ سے کہ ان کے ابتدائی حالات قبول احمدیت کے متعلق جو واقعات ہیں۔ وہ مجھ سے عزیزم مرزا غلام حیدر صاحب ایڈووکیٹ بہتر بیان کریں گے۔ مولوی صاحب مرحوم۔ محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے غالباً کالج فیلو یا کلاس فیلو تھے۔

مولوی صاحب مستجاب الدعوات بھی تھے۔ اور اللہ تعالیٰ سے ان کا خاص تعلق تھا۔ میں ہمیشہ دینی نسبت ان کو دعا کی تحریک کرتا رہتا۔ اور مشکلات میں رجوع کرتا وہ دعا فرماتے اور ہمیشہ نتیجہ سے آگاہ کر دیتے۔ چنانچہ میری ایک بچی جو دماغی عارضہ سے بیمار ہے۔ اس کی نسبت تھوڑا عرصہ ہوا کہا۔ کہ انشاء اللہ شفایاب ہو گی۔ مگر بیماری طویل ہو گی۔ آپ گھبرائیں نہیں اور دعا جاری رکھیں پھر اسکے بعد میں نے ایک خط حال ہی میں لکھا۔ اور اسکے جواب کا منتظر تھا کہ ۹ اکتوبر ۱۹۴۹ء کے اخبار الفضل میں عزیز مرزا منظور احمد صاحب کا نوٹ دیکھا گیا۔ ایسے مخیر۔ متدین اور محسن انسان کا فوت ہو جانا نہ صرف انفرادی طور پر بلکہ جماعتی طور پر بھی ہمارے خسارہ کا موجب ہے۔ لیکن الحمد للہ کہ کل من علیہا فان۔

اللہ تعالیٰ مرنے والے کے درجات بلند کرے اور ایسے ایسے سینکڑوں غلام رسول ہمیں عطا کرے۔ میں مرزا غلام حیدر صاحب۔ عزیز مرزا حفیظ۔ عبد اللہ جان۔ حفظو صاحبان سے اظہار ہمدردی کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحیح طور پر مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے (آمین)

تعمیر مسجد ربوہ میں حصہ لینے والے احباب

(۵)

نمبر شمار	نام وعدہ کنندگان	رقم فرمودہ	رقم ادا کردہ
۱۹۸	حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد۔ گوالمنڈی	۱۱۔۰۔۰	
۱۹۹	محمد شفیع اصغر دفتر بیت المال	۲۔۰۔۰	
۲۰۰	قریشی عبد الغنی کلرک فنشونز ڈیپارٹمنٹ رام نگر لاہور	۱۰۔۰۔۰	
۲۰۱	کرامت اللہ صاحب انبالوی۔ سلانوالی سرگودھا	۵۔۰۔۰	
	ملک غلام فرید صاحب "	۱۰۔۰۔۰	
۲۰۲	والدہ سید اعجاز احمد صاحب انسپکٹر بیت المال	۳۔۰۔۰	
۲۰۳	رشید احمد صاحب ڈسکہ سیالکوٹ	۵۔۰۔۰	
	والد صاحب " "	۵۔۰۔۰	
	والدہ صاحبہ " "	۳۔۰۔۰	
	بشیر احمد صاحب " "	۲۔۰۔۰	
	چیک موعودہ	۶۰۔۰۔۰	......
۲۰۴	محمد صدیق امرتسری مبلغ سیرالیون	۱۰۔۰۔۰	
۲۰۵	ملک عبد الرحمن صاحب لاہور الشیو افریقن لمیٹڈ	۵۰۰/-	
۲۰۶	محمد وقیع الزمان صاحب راولپنڈی	۱۰۰۔۰۔۰	
۲۰۷	جماعت احمدیہ گجرات	۴۲۴۔۹۔۳	
۲۰۸	بابو محمد یوسف صاحب "	۵۔۰۔۰	
۲۰۹	ڈاکٹر مولا بخش صاحب "	۱۰۔۰۔۰	
۲۱۰	شیخ عبد الحفیظ صاحب "	۲۵۔۰۔۰	
۲۱۱	میاں خدا بخش صاحب تاجر "	۱۰۔۰۔۰	

نمبر شمار	نام وعدہ کنندگان	رقم فرمودہ	رقم ادا کردہ
۲۱۲	میاں غلام رسول صاحب متعلم سجہ دی گجرات	۲۔۳۔۰	
۲۱۳	میاں اللہ دین صاحب گجرات	۲۵۔۰۔۰	
۲۱۴	راجہ علی محمد صاحب "	۵۰۔۰۔۰	
۲۱۵	ڈاکٹر عمر دین صاحب "	۵۔۰۔۰	
۲۱۶	منشی احمد الدین صاحب مدرس "	۲۔۰۔۰	
۲۱۷	شیخ تاج دین صاحب S.M "	۲۔۰۔۰	
۲۱۸	پیر نیاز احمد صاحب معہ اہل و عیال گجرات	۲۵۔۰۔۰	
۲۱۹	ملک عبد الرحمن صاحب خادم	۱۰۔۰۔۰	
۲۲۰	مولوی محمد رمضان صاحب "	۵۔۰۔۰	
۲۲۱	مولوی ظہور دین صاحب پلیڈر "	۵۰۔۰۔۰	
۲۲۲	سید سردار شاہ صاحب مہاجر "	۱۔۰۔۰	
۲۲۳	محمد رمضان صاحب پوسٹل پنشنر	۲۔۰۔۰	
۲۲۴	چودھری غلام رسول صاحب سندھو چک ۴۳ جنوبی سرگودھا	۱۰۔۰۔۰	
۲۲۵	محمد دین صاحب پنشنر محمود آباد جہلم	۱۸۲۔۴۔۸	
۲۲۶	جماعت احمدیہ منڈی بہاؤالدین گجرات (بذریعہ شیخ صفدر حسین صاحب وکیل)	۷۰۔۰۔۰	
۲۲۷	چوہدری نذیر احمد صاحب گجرات	۱۰۔۰۔۰	
۲۲۸	راجہ محمد نواز صاحب "	۲۱۔۰۔۰	
۲۲۹	ملک مولا بخش صاحب "	۲۔۰۔۰	
۲۳۰	میاں عالم دین صاحب "	۲۔۰۔۰	
۲۳۱	میاں محمد دین صاحب "	۲۔۰۔۰	
۲۳۲	محمد حسین صاحب "	۲۔۰۔۰	
۲۳۳	مستری ابراہیم صاحب "	۲۔۰۔۰	

(باقی صفحہ ۷ پر)

نمبر	نام	رقم
۲۳۴	نذیر احمد صاحب گجرات	۵-۰-۰
۲۳۵	میاں فضل الٰہی صاحب "	۱-۰-۰
۲۳۶	وسیم احمد صاحب "	۲-۰-۰
۲۳۷	شیخ صفدر حسین خان صاحب خود	۲۱-۰-۰
۲۳۸	جماعت احمدیہ لیہ ضلع مظفرگڑھ بذریعہ محمد عزیز صاحب سیکنڈ کلرک نہر ڈویژن	۲۷-۰-۰
	(۱) قاضی اکبر محمود صاحب اوورسیر	۱۰-۰-۰
	(۲) چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب صحابی	۵-۰-۰
	(۳) محمد عزیز صاحب سیکرٹری مال	۵-۰-۰
	(۴) سعید کنسٹیبل ریلوے پولیس	۵-۰-۰
	(۵) محمد حنیف خان صاحب	۱-۰-۰
	(۶) مولوی کریم بخش احمد صاحب	۱-۰-۰
۲۳۹	ملک امام دین صاحب گلاب دین صاحب سنیٹری سیال سیالکوٹ	۱۱-۰-۰
۲۴۰	مسز محمود احمد صاحبہ لیڈی ڈاکٹر سول ہسپتال علی پور مظفرگڑھ	۵-۰-۰
۲۴۱	الیشو افریقن کمپنی کراچی	۱۸۳
	منجانب کمپنی	۱۰۱-۰-۰
	منیجر صاحب معہ اہل وعیال	۲۱-۰-۰
	ملک نصر اللہ خان صاحب اکونٹنٹ معہ اہل خانہ	۲۱-۰-۰
	میر عبدالقادر صاحب	۵-۰-۰
	میاں عبدالقاسم صاحب بنگالی	۵-۰-۰
	میاں مسعود رشید صاحب کلرک	۵-۰-۰
	خواجہ عبدالکریم صاحب واقف زندگی	۵-۰-۰
	محمد اسحاق صاحب گلاس ایکسپرٹ	۵-۰-۰
	چوہدری بشیر محمد صاحب	۵-۰-۰
	عزیز احمد صاحب بھاگلپوری	۵-۰-۰
۲۴۲	جماعت احمدیہ کوٹ رحمت خان ضلع شیخوپورہ بذریعہ محمد حسین صاحب سیکرٹری مال	۲۷-۰-۰
	میاں سردار محمد صاحب	۰-۸-۰
	میاں غلام احمد صاحب	۱-۰-۰
	چوہدری محمد ابراہیم صاحب	۱-۰-۰
	چوہدری محمد حسین معہ زوجہ بچگان	۳-۰-۰
	محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ زوجہ مجید صاحب	۳-۰-۰

نمبر	نام	رقم
	نور بیگم صاحبہ زوجہ کرم الٰہی صاحب	۱-۰-۰
	حسین بی بی صاحبہ زوجہ [illegible] صاحب	۱-۰-۰
	شیخ محمد صدیق صاحب	۲-۰-۰
	میاں اللہ دتہ صاحب	۱-۰-۰
	چوہدری بشیر احمد صاحب معہ بچگان	۵-۰-۰
	چوہدری محمد حسن صاحب	۲-۰-۰
	" محمد اسمٰعیل صاحب	۰-۸-۰
	ملک بہاول شیر صاحب	۵-۰-۰
۲۴۳	نور الحق صاحب ڈسکہ کلاں	۷-۰-۰
۲۴۴	ہدایت اللہ خان کینٹ یارڈ سندھ	۱۰-۰-۰
۲۴۵	بشیر احمد زرگر کلاسکے گوجرانوالہ	۱۰-۰-۰
۲۴۶	بذریعہ شیخ محمد اکرام صاحب منڈی ڈیرہ ٹیک سنگھ لائلپور	۱۰-۰-۰
	شیخ قدرت اللہ صاحب	۱۰-۰-۰
	" عظمت اللہ صاحب	۱۰-۰-۰
	فہمیدہ بیگم دختر شیخ محمد اکرام	
	صدیقہ بیگم صاحبہ	۱۰-۰-۰
	رشیدہ بیگم صاحبہ	۱۰-۰-۰
۲۴۷	منشی سلطان احمد صاحب کوٹ بالہ گجرات	
۲۴۸	جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان بذریعہ محمد عثمان صاحب سیکرٹری مال	۲۱-۰-۰
۲۴۹	شیخ احمد علی صاحب M.S. ہسپتال ضلع کیمبل پور	۱۰-۰-۰
۲۵۰	حاجی محمد ریٹائرڈ پٹواری ڈنگہ گجرات	۱۰-۰-۰
۲۵۱	سید محمود صاحب پی مارکیٹ کراچی	۱۰۰-۰-۰
۲۵۲	بذریعہ بشیر احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ	
	میاں امام دین صاحب پی چیکے شیخوپورہ	۱-۰-۰
	کرم بی بی صاحبہ اہلیہ "	۱-۰-۰
	شریف احمد صاحب پسر "	۱-۰-۰
	مبارک احمد صاحب "	۱-۰-۰
	بشارت احمد صاحب "	۱-۰-۰
۲۵۳	جماعت احمدیہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری بذریعہ حاکم علی صاحب سیکرٹری مال	۳۰-۰-۰
۲۵۴	محمد احمد پانی پتی جامعہ احمدیہ احمد نگر	۵-۰-۰
۲۵۵	جماعت احمدیہ چک نمبر 12/P ڈاکخانہ چک 125/P (5/-/-/ چیک بدل) رحیم یار خان	۸۵-۰-۰

اوزان اور پیمانوں کی تصدیق

تاجروں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اوزان۔ پیمانوں اور ناپنے تولنے کے آلات کے سلسلہ میں ان کو ان قواعد وضوابط کی سختی سے پابندی کرنی چاہیئے۔ جو بمبئی ویٹس اینڈ میژرس ایکٹ ۱۹۳۲ء کے تحت آتے ہیں۔ ان سے درخواست کی جاتی ہے کہ ناجائز اوزان اور پیمانے وغیرہ جو ان کے پاس ہیں۔ وہ انہیں اس اعلان کی اشاعت سے پندرہ دن کے اندر ویٹس اینڈ میژرس کے قریبی انسپکٹر کے پاس جمع کر دیں۔ اور اس سے ان کی رسید لے لیں۔ اگر وہ مقررہ میعاد کے اندر ایسا نہیں کریں گے۔ تو خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائیگی دیکھا گیا ہے۔ کہ کچھ اشخاص لکڑی کی ڈنڈی کا ترازو تیار کرتے ہیں۔ اور انہیں تاجروں کے ہاتھ فروخت کرتے ہیں۔ خیال رہے۔ کہ لکڑی کی ڈنڈی والے ترازو کا استعمال ناجائز ہے۔ اس لئے اس کو تجارت میں استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ اور نہ تجارت کی غرض سے فروخت کرنا یا دینا چاہیئے۔ خلاف ورزی کرنے والوں پر اوزان اور پیمانوں کے بمبئی ایکٹ کے تحت مقدمہ چلایا جائیگا۔

جب تک اوزان اور پیمانوں کا انسپکٹر کسی وزن پیمانہ یا تولنے یا ناپنے کے آلے کی مقررہ عرصہ میں مخصوص طریقہ سے تصدیق یا تصدیق ثانی کر کے مہر تصدیق ثبت نہیں کرتے۔ اس وقت تک انہیں تجارت میں استعمال کرنا ناجائز ہے۔

بغداد یکم نومبر۔ عراقی وزارت تعلیم عراق کے ابتدائی سکولوں کیلئے فلسطین کے عرب پناہ گزینوں میں سے ۳۵ اساتذہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے (استقلال)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو خطاب کیا کریں۔ (ایڈیٹر)

● پنشنوں میں جو کمی ہو رہی ہے۔ وہ عارضی ہے۔ اس معاملے پر غور ہو رہا ہے کہ کون کون سے پنشنر پہلی رقم کی پنشن کے حقدار ہیں۔ جونہی یہ فیصلہ ہو جائیگا۔ مستحق پنشنروں کو پرانی شرح سے پنشن ملنی شروع ہو جائے گی۔

پنشنوں کی ادائیگی: راولپنڈی جنرل ہیڈ کوارٹر پاکستان کے ایک سرکاری اعلان میں تمام پنشنروں کو مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی پنشنوں میں اس کمی کا ــ جو پاکستان اور ہندوستان کے سکے کی شرح تبادلہ میں تبدیلی آجانے کے سبب ہو گی۔ خیال کئے بغیر اپنی پنشنیں مقررہ تاریخوں پر وصول کریں۔ جن لوگوں نے پنشن لینے سے انکار کیا ہے۔ ان کو چاہیئے۔ کہ وہ اب درج ذیل تاریخوں پر پنشن وصول کر لیں۔

جو لوگ پہلی تاریخ کو پنشن وصول کرتے تھے۔ وہ اب ۱۶ تاریخ کو اور جو ۲ تاریخ کو پنشن لیتے تھے۔ وہ ۱۷ تاریخ کو پنشن وصول کر سکتے ہیں۔ اسی ترتیب سے مہینے کے پہلے پندرہ دنوں میں ملنے والی پنشنیں مہینے کے آخری پندرہ دنوں میں وصول کی جا سکتی ہیں۔ پنشن دینے والے افسروں کو ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ وہ ان تاریخوں پر پنشن ادا کریں۔ (ا ص)

امریکہ۔ برطانیہ اور کنیڈا میں اٹیمی اطلاعات کا تبادلہ

واشنگٹن یکم نومبر یہاں توقع کی جا رہی ہے کہ امریکہ۔ برطانیہ اور کنیڈا کے درمیان جلد ہی اٹیمی ریسرچ کے رازوں کا وسیع پیمانہ پر تبادلہ عمل میں آئے گا۔ اسے تینوں ملکوں کے درمیان ایک معاہدہ کی رو سے ممکن بنایا جائیگا یقین کیا جاتا ہے کہ حال ہی میں یہاں سہ حکومتی اٹیمی کانفرنس میں اس معاہدہ کی بنیاد طے کی جا چکی ہے۔ توقع ہے کہ پابندیوں کے اٹھ جانے کے بعد تینوں ملکوں میں ریسرچ کا کام بہت زور شور سے ہوگا اور ایسے سائنسدان جو خاص قسم کی قابل قدر خدمات سرانجام دے سکتے ہیں ایک ملک دوسرے کو مہیا کریگا۔ یہاں اس خیال کی تردید کی گئی ہے کہ نئے سال میں موجودہ معاہدہ ختم ہونے پر برطانیہ اور کنیڈا یہ درخواست کریں گے کہ بلجیم کانگو کے یورنیم کے ذخائر تینوں کے درمیان بانٹ دئیے جائیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ موجودہ انتظام جاری رہے گا۔ (اسٹار)

ہندوستان سے آنے والی پنشنوں کی پاکستان میں ادائیگی

کراچی یکم نومبر۔ ان پنشن پانے والوں کی طرف سے جنہیں ہندوستان کی مرکزی صوبائی یا ریاستی حکومتوں کی جانب سے خزانہ پاکستان سے پنشن ادا کی جاتی ہے۔ اس امر کی متعدد شکایات موصول ہوئی ہیں کہ پاکستانی روپیہ کی شکل میں ان کی پنشن کی رقم کم کر لی جاتی ہے حکومت پاکستان کو ان پنشن پانے والوں کی تکلیف کا پورا احساس ہے۔ لیکن حکومت اس سلسلے میں ان کی کوئی مدد نہیں کر سکتی اس لئے کہ اس کمی کی وجہ پاکستانی روپیہ کے مقابلہ میں ہندوستانی روپیہ کی قیمت کی کمی ہے۔ ان پنشنوں کی ادائیگی میں حکومت پاکستان اور پاکستانی صوبائی حکومتیں صرف ایجنٹ کی حیثیت رکھتی ہیں اور یہ حکومتیں جو کچھ رقم ادا کرتی ہیں اتنی ہی ہندوستان کی مرکزی یا صوبائی حکومتوں سے وصول کر لیتی ہیں۔ ان حالات میں حکومت پاکستان کے سامنے بجز اس کے اور کوئی صورت نہیں کہ وہ پاکستانی روپیہ کی شکل میں اتنی ہی رقم ادا کر دے جس کی مساوی رقم وہ ہندوستانی حکومت سے وصول کر سکے

ہندوستانی سروس ٹکٹوں کا خاتمہ

کراچی یکم نومبر۔ جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے ڈاک کے تمام وہ سروس ہندوستانی ٹکٹ جن پر پاکستان چھپا ہے یکم نومبر ۱۹۴۹ء سے قطعاً منسوخ ہو جائیں گے۔ اس لئے یکم نومبر ۱۹۴۹ء کو یا اس کے بعد جو خطوط اور ڈاک کی چیزیں ایسے ٹکٹ لگا کر ڈاک میں ڈالی جائیں گی انہیں بیرنگ تصور کیا جائیگا اور اسی کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ عوام کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۹ء کے بعد ایسے ٹکٹ نہ استعمال کریں۔

مردوں کو گھر کا کام سیکھنا چاہئیے

لنڈن یکم نومبر۔ انگلینڈ میں چند مقامات پر شبینہ کلاسوں میں مردوں کو سوئیٹر بننا اور گھر کے دیگر کام سکھائے جاتے ہیں اور انہی کلاسوں میں عورتوں کو اعلےٰ انگریزی اور دیگر زبانوں کی تعلیم دی جاتی ہے (اسٹار)

برطانوی صحیفہ نگاروں کا بین الاقوامی انجمن سے رابطہ ختم

لنڈن یکم نومبر برطانوی صحیفہ نگاروں کی قومی یونین نے صحیفہ نگاروں کی بین الاقوامی انجمن سے اپنا رابطہ منقطع کر لیا ہے۔ کیونکہ انجمن مذکور کمیونسٹوں کے زیر اثر آگئی ہے۔ یونین مذکور نے متعدد بار احتجاج کیا کہ انجمن کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے اور انجمن مذکور کے صدر نے حال ہی اسی رجحان کی بناء پر استعفےٰ دیدیا ہے۔

برطانیہ سے جواہرات کی برآمد کا مقدمہ

لنڈن یکم نومبر۔ اخبار ڈیلی میل کے بیان کے مطابق لنڈن کے جواہرات کے مقدمہ میں برطانوی خزانہ ۱۰ لاکھ پونڈ جرمانہ کرنے کی درخواست کرے گا۔ اخبار مذکور کا بیان ہے کہ یہ مقدمہ اپنی نوعیت کا سب سے بڑا مقدمہ ہوگا جو کسٹم اور آبکاری کے محکمہ نے کبھی پکڑا ہے۔ اخبار مذکور رقمطراز ہے کہ جواہرات کے تاجروں کی ایک مشہور فرم کے ممبروں کو طنجیر کے راستہ جواہرات امریکہ بھیجنے کے مبینہ الزام کے سلسلہ میں طلب کیا جائے گا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مقدمہ سے قبل کسٹم کے محکمہ نے طویل تحقیقات کی تھیں اور ایک شاہی مشیر کو استغاثہ اور دفاع کے وکیلوں نے اپنے نظریات سے آگاہ کر دیا ہے۔ شہادت کے لئے خاص طور پر ۵۰ سے زیادہ گواہوں کو انگلستان لایا گیا ہے۔ ڈیلی میل کے بیان کے مطابق یہ مقدمہ چند دنوں میں ختم ہو جائے گا۔ (اسٹار)

دستور ساز اسمبلی کی کمیٹیوں کا اجلاس

کراچی یکم نومبر۔ دستور ساز اسمبلی کی مندرجہ ذیل کمیٹیوں کے اجلاس ماہ نومبر ۱۹۴۹ء کے پہلے ہفتہ میں اسمبلی بلڈنگ کراچی کے کمیٹی روم (پہلی منزل) میں منعقد ہونے والے ہیں (۱) تقسیم اختیارات کی خصوصی کمیٹی ۳ نومبر بوقت ۱۱ بجے صبح (۲) وفاقی وصوبائی آئین نیز تقسیم اختیارات کی ذیلی کمیٹی ۲ نومبر ۱۹۴۹ء بوقت ۱۱ بجے صبح۔

آزاد کشمیر میں تعلیمی نظام نہایت مستحکم بنیادوں پر قائم ہے

متعدد ہائی اور مڈل سکولوں کے علاوہ ۵۵۰ پرائمری سکول قائم ہو چکے ہیں

مظفر آباد یکم نومبر۔ حکومت آزاد کشمیر کے شعبۂ تعلیمات نے آزاد شدہ علاقوں میں تعلیم پھیلانے اور اس کو مستحکم اسلامی بنیادوں پر قائم کرنے کی کوششوں میں شاندار کامیابی حاصل کی ہے۔ آزاد کشمیر کے ڈائریکٹر تعلیمات ڈاکٹر نظیر الاسلام نے ایک ملاقات میں اسٹار کو بتایا کہ دو سال قبل جب آزاد حکومت نے نظم و نسق سنبھالا تو سارے کا سارا تعلیمی نظام سخت ابتری کی حالت میں تھا۔ اور چند اسکولوں میں سے ایک بھی نہیں چل رہا تھا۔ ابتدائی دشواریوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ڈاکٹر اسلام نے کہا کہ اس وقت حکام کے سامنے دو خاص دشواریاں تھیں۔ ایک تو ان اسکولوں کے واسطے مناسب عمارتوں اور دوسرے تعلیم یافتہ اور تجربہ کار استادوں کی کمی۔ انہوں نے کہا۔ لیکن ان تمام دشواریوں اور روکاوٹوں کے باوجود ہم اپنے بچوں کو اتنی زیادہ سہولتیں مہیا کر سکے جتنی اس سے پہلے کبھی ڈوگرہ راج میں انکو میسر نہ آئی تھیں۔ ڈاکٹر اسلام نے جو پہلے سرینگر کے امر سنگھ کالج کے پرنسپل تھے۔ کہا کہ اب آزاد کرائے ہوئے علاقے میں ایک استادوں کا تربیتی کالج ۸ ہائی اور ۳۵ مڈل۔ ۳۲ ورنیکلر مڈل اور ۵۵۰ پرائمری سکول ہیں۔ طالب علموں کی کل تعداد پچاس ہزار کے لگ بھگ ہے۔ ڈاکٹر اسلام نے بتایا کہ گزشتہ سال طب۔ انجنیرنگ جنگلات۔ قانون اور تجارت کے مطالعوں کے لئے ایک لاکھ ۸۴ ہزار روپیہ وظائف کیلئے مقرر کیا گیا تھا۔ اس سال یہ رقم بڑھا کر ایک لاکھ ۹۷ ہزار روپیہ کر دی گئی ہے مزید تعلیمی ترقی کے لئے آزاد حکومت کے پروگرام کا خاکہ بتاتے ہوئے ڈاکٹر اسلام نے کہا کہ حکومت نے پچاس مزید ابتدائی سکول میرپور اور راولکوٹ میں ایک ایک انٹرمیڈیٹ کالج اور مظفرآباد میں ایک اورنٹیل کالج قائم کرنے کا منصوبہ تیار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان اسکولوں میں سچی مذہبی تعلیم دینے پر خاص طور پر توجہ دی جاتی ہے تاکہ یہ نوجوان بچے حقیقی اسلامی نظریہ پیدا کر سکیں۔ کلاسوں میں اخلاق اور کردار بنانے پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔ ڈاکٹر اسلام نے کہا ہم ان کو تربیت دے رہے ہیں۔ تاکہ یہ جلد ہی اپنی ریاست کے نظم و نسق کی ذمہ داری اٹھانے کے قابل ہو سکیں۔ (اسٹار)

نئی ایکس ریز کی ایجاد

اسٹاک ہوم یکم نومبر۔ رائیکا ڈسک یونیورسٹی ہسپتال کے ڈاکٹر ارنی فرنزیل نے ایکس ریز تصویر کشی کی ایک نئی تکنیک ایجاد کی ہے جس کا تشخیص مرض پر بنیادی اثر ہوگا۔ نئی مشین سے جسم کے نرم حصے کے فوٹو زیادہ واضح لئے جا سکتے ہیں اور نہ صرف یہ بلکہ اس کے ذریعہ نسوں اور نرم قسموں میں پانی کا فوٹو بھی لیا جا سکتا ہے۔ ڈاکٹر فرنزیل کو یقین ہے کہ اس سے رسولی کی زیادہ آسانی کے ساتھ تشخیص ہو سکے گی (اسٹار)

راولپنڈی میں تعلیم بالغان

راولپنڈی یکم نومبر شہر سے جہالت دور کرنے کے لئے یہاں کی مقامی مسلم لیگ مختلف محلوں میں تعلیم بالغان کے مراکز قائم کر رہی ہے۔ توقع ہے کہ ان مراکز میں ایک ماہ تعلیم پانے کے بعد آدمی پڑھ لکھ سکے گا (اسٹار)

کراچی میں عرب کمپنی

کراچی یکم نومبر مسقط کے حاجی باقر حاجی عبداللطیف کی مشہور عرب کمپنی اپنی ایک شاخ یہاں کھول رہی ہے۔ اس کمپنی کی شاخیں تمام دنیا میں ہیں۔ اور یہ اونی اور سوتی کپڑے کھجوروں مچھلیوں اور دیگر اشیاء کی تجارت کرتی ہے۔ اس کمپنی نے حال ہی میں کشمیر ریلیف فنڈ میں چندہ کے طور پر سلے سلائے کپڑے دئیے تھے۔ (اسٹار)

ملایا میں لنکا کے باشندے

کولمبو یکم نومبر۔ ملایا میں رہنے والے ۲۸ ہزار لنکا کے باشندوں نے ان خطرات کا اظہار کیا ہے کہ لنکا کا قانون شہریت ان کو لنکا میں شہری حقوق سے محروم کر دے گا۔ انہوں نے مجلس وضع قوانین ملایا کے رکن اور پینانگ کے میونسپل کمشنر کو وزیر اعظم لنکا سے ملاقات کرنے کے لئے کولمبو بھیجا ہے تاکہ وہ اس مسئلہ پر گفتگو کریں کہ آیا قانون میں کوئی ایسی ترمیم ہو سکتی ہے۔ (اسٹار)

جاپان کے برآمدی تاجر زیادہ قیمت طلب کر رہے ہیں

کراچی یکم نومبر۔ حکومت پاکستان کی توجہ ان متعدد شکایات کی طرف مبذول کرائی گئی جن میں کہا گیا ہے کہ کپڑا برآمد کرنے والے جاپانی تاجر طے شدہ قیمتوں میں ۱۰ فیصدی اضافہ کا مطالبہ کرتے ہیں۔ لہٰذا متعلقہ تاجروں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ وزارت تجارت حکومت پاکستان کو ان خاص معاملات کی تفصیلات سے آگاہ کریں جن میں ان جاپانی تاجروں نے سکوں میں تبدیلی کی وجہ سے ...